جاوید احمد غامدی

# روزے کا مقصد

[مصنف کی کتاب "قانون عبادات" کے مضمون "روزے" سے انتخاب ]

روزے کا مقصد قرآن مجید نے سورۂ بقرہ میں یہ بیان کیا ہے کہ لوگ خدا سے ڈرنے والے بن جائیں۔ اس کے لیے اصل میں 'لعلکم تتقون' کے الفاظ آئے ہیں یعنی تم میں اندر تقویٰ پیدا ہو جائے۔ قرآن کی اصطلاح میں تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے شب و روز کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود کے اندر رکھ کر زندگی بسر کرے اور اپنے دل کی گہرائیوں میں اس بات سے ڈرتا رہے کہ اس نے اگر کبھی ان حدود کو توڑا تو اس کی پاداش سے اللہ کے سوا کوئی اس کو بچا نہیں سکتا۔

روزے سے یہ تقویٰ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ اس کو سمجھنے کے لیے چند باتیں پیش نظر رہنی چاہییں:

پہلی یہ کہ روزے میں اس احساس کو آدمی کے ذہن میں پوری قوت کے ساتھ بیدار کر دیتا ہے کہ وہ اللہ کا بندہ ہے نفس کے چند بنیادی مطالبات پر حرمت کا قفل لگتے ہی یہ احساس بندگی پیدا ہونا شروع ہوتا اور پھر بتدریج بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ روزے کے وقت تک یہ اس کے پورے وجود کا احاطہ کر لیتا ہے۔ فجر سے مغرب تک کے کھانے کا ایک نوالہ اور پانی کا ایک قطرہ بھی روزے دار کے حلق سے نہیں گزرتا اور وہ ان چیزوں کے لیے نفس کے مطالبے کو محض اپنے پروردگار کے حکم کی

تعمل م پورا کرŬ سة انکار کر دکتا روز کا کہ عمل جب بار بار د اکا جاتا تو کہ حقیقت روز دار کة نهاں خانهء وجود م اتر جاتی، بلکه اس کی جبلت م پیوست هو جاتی که و اکک پروردگار کا بند اور اس کة لة زکبا کهی که زندگی کة با معام ت م ی تسلم و اعتراف کة ساتھ و اپنة مالک کی فرماں روائی کة سامنة سپر ڈال د اور خ ال و عمل، دونوں م اپنی آزادی اور خود مختاری کة ادعا سة دست بردار هوجائة اس سة، ظا که خدا پر آدمی کا اکمان لحاظ سة زند اکمان بن جاتا ، جس کة بعد و محض اکک خدا کو نه ، بلکه اکک اکسی سمع و بصر، علم و حکم اور قائم بالقسط هستی کو مانتا جو اس کة تمام کلة اور چپة سة واقف اور جس کی اطاعت سة و کسی حال م انحراف نه کر سکتا تقویٰ پیدا کرŬ کة لیة سب سة مقدم چیز کهی

دوسری کہ که روز اس احساس کو ی دل کة اعماق اور روح کی گهرائیوں م اتار دکتا که آدمی کو اکک دن اپنة پروردگار کة حضور م جواب دهی کة لة پیش هونا ماننة کو تو کہ بات مسلمان مانتا ، لکن روز م جب پیاس تنگ کرتی، وک ستاتی اور جنسی جذبات پوری قوت کة ساتھ اپنی تسکین کا تقاضا کرتة ه تو شخص جانتا که تنها کهی احساس جواب دهی جو آدمی کو بطن و فرج کة ان مطالبات کو پورا کرŬ سة روک دکتا رمضان کا پورا مهینا روزگنوں و

نفس کة ان بنیادی تقاضوں پر محض اس لیے پھرا لگائة رکھتا کہ اسة ایک دن اپنة مالک کو منہ دکھانا کہاں تک کہ سخت گرمی کی حالت میں حلق پیاس سة چیختا ، برفاب سامنة ہوتا ، و چائے تو آسانی سة پی سکتا ، مگر نہ پیتا؛ وک کة مار جان نکل رہی ہوتی ، کھانا موجود ہوتا ، مگر نہ کھاتا؛ مہاں بیوی جوان ہے ، تنہائی میسر ، چاہے تو اپنی خواہش پوری کرسکتة ہے ، مگر نہ کرتة کہ ریاضت کوئی معمولی ریاضت نہیں اللہ تعالیٰ کة حضور میں جواب دہی کا احساس اس سة دل و دماغ میں پوری طرح راسخ ہوجاتا تقویٰ پیدا کرنی کة لیے، اگر غور کیجیے تو دوسری موثر ترکیب چیز کیھی

تیسری کہ کہ تقویٰ کة لیے صبر ضروری ، اورر وز انسان کو صبر کی تربیت دیتا بلکہ صبر کی تربیت کة لیے اس سة زیادہ آسان اور اس سة زیادہ موثر کوئی دوسرا طریقہ شاید نہیں ہو سکتا دنیا میں جس امتحان سة دوچار ہے ، اس کی حقیقت اس کة سوا کیا کہ ایک طرف ہمارے حیوانی وجود کی منہ زور خواہشیں ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا کہ مطالبہ کہ اس کة حدود میں رہ کر زندگی بسر کریں؟ کہ چیز قدم قدم پر صبر کا تقاضا کرتی سچائی، دیانت، تحمل، بردباری، عہد کی پابندی، عدل و انصاف، عفو و درگزر، منکرات سة گریز، فواحش سة اجتناب اور حق پر استقامت کة اوصاف نہ ہوں تو تقویٰ کة کوئی

معنی نہ ہ ، اور صبر کة بغ ر گہ اوصاف، ظا کہ آدمی م کسی طرح پ دا نہ ہو سکتة

روز کا مقصد گہی تقویٰ اور اس کة ل ة اللہ لّا رمضان کا مہ نا مقرر فرماگیا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ لّا گہ بتائی کہ اس مہ نة م قرآن نازل ہونا شروع ہوا روز کة مقصد سة اس کا ک ا تعلق ؟

استاذ امام ام ن احسن اص حی لّا اس کی وضاحت م لک ا :

"غور کرلّا والة کو اس حق قت کة سمج نة م کوئی الج ن نہ پ ش آسکتی کہ خدا کی تمام نعمتوں م سب سة بڑی نعمت عقل اور عقل سة ی بڑی نعمت قرآن ، اس ل ة کہ عقل کو ی حق قی رہنمائی قرآن ہی سة حاصل ہوتی گہ نہ ہو تو عقل سائنس کی ساری دورب نہ اور خردب نہ لگا کر ی اند ر م کتی رہتی اس وجہ سة جس مہ نة م دن ا کو گہ نعمت ملی، و سزاوار ت ا کہ و خدا کی تکب ر اور اس کی شکر گزاری کا خاص مہ نا ر ا دگیا جائة تاکہ اس نعمت عظمیٰ کی قدر و عظمت کا اعتراف ہم شہ ہم شہ ہوتا ر اس شکر گزاری اور تکب ر کة ل ة اللہ تعالیٰ لّا روزوں کی عبادت مقرر فرمائی جو اس تقویٰ کی تربی ت کی خاص عبادت جس پر تمام دگن و شرگعت کة ق ام و بقا کا انحصار ، اور جس کة حامل ن ہی کة ل ة درحق قت قرآن الگت بن کرنازل ہوا ... گویگیا اس حکمت قرآنّا کی ترت ب گوں ہوئی کہ قرآن حک م کا حق قی ف ض

صرف ان لوگوں کة ل ة خاص جن کة اندر تقویٰ کی روح ھو اور اس تقویٰ کی تربیت کا خاص ذرٴیعه روز کی عبادت اس وجه سة رب کرٴیم و حکیم لّٰ اس مهینة کو روزوں کة ل ة خاص فرما دٴیا جس مےں قرآن کا نزول ھوا دوسرے لفظوں مےں اس بات کو کوئی کهه سکتا ھے که قرآن اس دنیا کة ل ة بهار اور رمضان کا مهینا موسم بهار اور که موسم بهار جس فصل کو نشوونما بخشتا ، و تقویٰ کی فصل " (تدبرقرآن ١ /٤٥١)

که مقصد روز سة لازماً حاصل ھوتا ، لےکن اس کة ل ة ضروری که روز رکهنة والة ان خرابیوں سة بچے جو اگر روز کو لاحق ھوجائے تو اس کی تمام برکتےں ختم ھوجاتی ھے که خرابیاں اگرچه بهت سی ھےں ، مگر ان مےں سة بعض ایسی ھےں که روزے دار کو ان کة بارے مےں ھوشیار رھنا چاھےے

ان مےں سة ایک خرابی که لوگ رمضان کو لذتوں اور چٹخاروں کا مهینا بنا ل ےتة ھےں و سمجهتة ھےں که اس مهینة مےں جو خرچ کیا جائے، اس کا الله کة ں کوئی حساب نهیں چنانچه اس طرح کة لوگ اگر کچے کاتة پےتة ھوں تو ان کة ل ة که پر مزے اڑاںّ اور بهار لوٹنة کا مهینا و اس کو نفس کی تربیت کة بجائے اس کی پرورش کا مهینا بنا ل ےتة ھےں اور روزے افطار کی تیاریوں ھی مےں صبح کو شام کرتة ھےں و جتنا وقت روز سة ھوتة ھے ، کبهی سوچتة ھےں که سارے دن

کی وک پ اس سة جو خ ان کة پ م پ دا هوا ، اسة و اب کن کن نعمتوں سة رڭأ گة اس کا نت جه ڭه هوتا که اول تو روز سة و کچ پاتة هی نه ، اور اگر کچ پاتة ه تو اسة وه ک و دڭتة ه

اس خرا سة بچنة کا طرڭقه ڭه که آدمی اپنة اندر کام کی قوت کو با رک نة کة ل ة ک ائة پ ة تو ضرور، ل کن اس کو ج نة کا مقصد نه بنا لة جو کچ بغ ر کسی اهتمام کة مل جائة، اس کو ا کا شکر کرتة هوئة ک ا لة گ ر والة جو کچ دستر خوان پر رک دڭأ، و اگر دل کو نه ی ائة تو اس پر خفا نه هو ا Ŭ اگر مال و دولت سة نوازا تو اپنة نفس کو پالنة کة بجائة اسة غرڭبوں اور فق روں کی مدد اور ان کة ک اŬ پ Ŭ پرخرچ کر ڭه چ ز ڭق ًنا اس کة روز کی برکتوں کو بؤ ائة گی نبی صلی ا عل ه وسلم کا اسو انفاق کة معاملة م ڭهی س دنا عبدا بن عباس کا ب ان که حضور عام حالات م ی سب سة زڭاد ف اض ت ة، ل کن رمضان م تو گوڭا سراپا جود و کرم بن جاتة ت ة

دوسری خرا ڭه که وک اور پ اس کی حالت م چونکه طب عت م کچ ت زی پ دا هو جاتی ، اس وجه سة بعض لوگ روز کو اس کی اص ح کا ذرڭعه بناŬ کة بجائة، اسة ؤکاŬ کا بهانه بنا ل تة ه و اپنة ب وی بچوں اور اپنة ن چة کام کرŬ والوں پر ذرا ذرا سی بات پر برس پؤتة، جو منه م آڭا، کهه گزرتة، بلکه بات بؤځ جائة تو گال وں کا ج اڑ باندځ دڭتة ه ، اور بعض حالتوں م اپنة زڭر دستوں کو مارŬ پ نة سة ی

درگذ نھ کرتة اس کة بعد و اپنة آپ کو گہ کھہ کر مطمئن کرلا تة ھ کہ روز م اگسا ھو ھی جاتا

اس کا ء ج رسول اللہ صلی اللہ عل ہ وسلم ںّ گہ بتاگیا کہ آدمی اس طرح کة موقعوں پر روز کو اشتعال کا بھانہ بناںّ کة بجائة اس کة مقابلة م اگک ڈ ال کی طرح استعمال کر ، اور جھاں اشتعال کا کوئی موقع پ دا ھو، فورًا گاد کر کہ م روز سة ھوں آپ کا ارشاد : روز ڈ ال ھ ، لھٰذا تم م سة جس شخص کا روز ھو، و نہ بة ح ائی کی باۃ کر ، اورنہ جھالت دک ائة پ ر اگر کوئی گالی د گا لؤنا چا تو کھہ د کہ م روز سة ھوں، م ر ائی م روز سة ھوں چنانچہ گہ حق قت کہ روز رک نة والا اگر غصة اور اشتعال کة موقع پر گادد ںّ کا گہ طرگقہ اخت ار کر گا تو آھستہ آھستہ دگک ة گا کہ اس ںّ اپنة نفس کة ش طان پر اتنا قابو پا ل ا کہ و اب اسة گرا ل نة م کم ھی کام اب ھوتا ش طان کة مقابلة م فتح کا گہ احساس اس کة دل م اطم نان اور برتری کا احساس پ دا کر گا اور روز کی گھی گادد ںّ اس کی اص ح کا ذرگعہ بن جائة گی پ ر و وھ غصہ کر گا، جھاں اس کا موقع ھوگا وقت بة وقت اسة مشتعل کر دگنا کسی کة ل ة ممکن نہ ر گا

ت سری خرا گہ کہ بھت سة لوگ جب روز م ک اںّ پ نة اور اس طرح کی دوسری دل چسپ وں کو چ وڑتة ھ تو اپنی اس محرومی کا

مداوا ان دل چسپ وں م ڈ ونإلّا لگتة ھ جن سة ان کة خ ال م
روز کو کچ نھ ھوتا، بلکه و بھل جاتا و روز رک کر تاش ک ا
گة، ناول اور افسالّا پؤ گة، نغمة اور غزا سن گة، فلم دکھک
گة، دوستوں م ب کر گپ نک گة اور اگر که سب نه کرگأ گة تو
کسی کی غ بت اور ھجو ھی م لپ جائ گة روز م پ خالی
ھو تو آدمی کو اپنة ائ وں کا گوشت ک الّا م وگسة ی بؤی لذت
ملتی اس کا نت جه که ھوتا که و بعض اوقات صبح اس مشغلة م
پؤتة ھ اور پ ر موذن کی اذان کة ساتھ ھی اس سة ت ک نچتة ھ
اس خرا کا ائک ء ج تو که که آدمی خاموشی کو روز کا ادب
سمج ة اور کوشش کر که کم سة کم اناپ شناپ کھنة اور ج و ی سچی
اڑالّا کة معاملة م تو اس کی زبان پر تالا لگا ر نبی صلی الله عل ه
وسلم لّا فرماگا : جو شخص ج وپ بولنا اور اس پر عمل کرنا نه چ وڑ
تو الله کو اس کی کچ ضرورت نھ که و اپنا ک انا پ نا چ وڑ د
اس کا دوسرا ء ج که که جو وقت ضروری کاموں سة بچة، اس م
آدمی قرآن و حدگث کا مطالعه کر اور دگن کو سمج ة و روز کی اس
فرصت کو غن مت جان کر اس م قرآن مج د اور نبی صلی الله عل ه وسلم
کی بتائی ھوئی دعا ں کا کچ حصه گاد کر لة اس طرح و روز م ان
مشغلوں سة بچة گا اور بعد م گھی ذخ ر الله کی گاد کو اس کة دل م
قائم رک نة کة ل ة اس کة کام آئة گا

چوتھی خرابی یہ ہے کہ آدمی بعض اوقات روز اللہ کی راہ نہیں ، بلکہ اپنے گھر والوں اور ملنے جلنے والوں کی ملامت سے بچنے کی راہ رکتا اور کبھی لوگوں میں اپنی دین داری کا بھرم قائم رکھنے کی راہ یہ مشقت جھیلتا ہے کہ چھٹی کے روز کو روزہ نہیں رکھنے دیتی

اس کا علاج یہ ہے کہ آدمی روز کی اہمیت ہمیشہ اپنے نفس کے سامنے واضح کرتا رہے اور اسے تلقین کرے کہ جب کھانا پینا اور دوسری لذتیں چھوڑی ہی رہے ہو تو پھر اللہ کی راہ کے دن نہیں چھوڑتے اس کے ساتھ رمضان کے علاوہ کبھی کبھی نفلی روز کی رکھے اور اس زیادہ سے زیادہ چھپانے کی کوشش کرے اس سے امید ہے کہ اس کے یہ فرض روزے کسی وقت اللہ ہی کی راہ خالص ہوجائیں گے

---